چار مسائل اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف
احقر العباد محمد عدنان فاروقی حنفی عفی عنہ
مکتبہ تعلیم القرآن نظامیہ
کلی جہلم کاریز کوئٹہ

چار مسائل اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

احقر العباد محمد عدنان فاروقی حنفی عفی عنہ

مکتبہ تعلیم القرآن نظامیہ کلی جہلم کاریز کوئٹہ

فہرست مضامین

انتساب

بندۂ حقیر اپنی اس مختصر سی کاوش کو جد محترم فاتح قادیانیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالوہاب سریابی صاحب علیہ الرحمہ اور والدین کریمین اور مادر علمی جامعہ اشرفیہ امدادیہ کوئٹہ اور جملہ اساتذۂ کرام کے نام منسوب کرتا ہے۔

(فاروقیؔ)

تقریظ

مناظر اہلسنت حضرت مولانا علی معاویہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے حافظ عدنان صاحب کی کتاب سرسری طور پر پڑھی، کافی ضرورت تھی ایسی کتاب کی جس میں اہل سنت اور اہل بدعت کے درمیان ان اختلافی مسائل کو کسی یکجا کتاب میں وہ بھی بخاری شریف سے جمع کیا گیا ہو، کیونکہ بخاری شریف عموماً لوگوں کے گھر میں موجود ہوتی ہے تو یہ کتاب لوگوں کو اہل سنت کے عقائد کو دلائل کے ساتھ جاننے کا اچھا ذریعہ بن سکتی ہے۔

ماشاءاللہ اچھی کاوش ہے اللہ قبول فرمائے۔

علی معاویہ

تقریظ

مناظر اہلسنت حضرت مولانا سید محمد ذاکر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزم حافظ محمد عدنان آپ کے اصرار پر چند جملے لکھ رہا ہوں، ماشاءاللہ! آپ کی کاوش اچھی لگی، خوشی ہوئی کہ ہمارے نوجوان دور حاضر میں ان لوگوں کے تعاقب کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں، جو اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کو اسلاف کے نام کا لیبل لگا کر لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں، ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے، اور ضرورت بھی ہے؛ اس بات کی کہ اس طرح کے دھوکہ کی نقاب کشائی ہو، اللہ تعالی مزید علم میں پختگی اور دھوکہ بازوں کا تعاقب کی توفیق دے، زور قلم زیادہ کریں۔ آمین

والسلام

بندہ عاجز سید محمد ذاکر علی شاہ

تقریظ

مناظر اہلسنت حضرت مولانا امتیاز حنفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مدرس شاخ سرگودھا مرکز)

قارئین کرام! زیر نظر رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اسکا مطالعہ کرتے ہی واضح ہوگا کہ کتنا اہم رسالہ ہے؛ میں نے بھی جستہ جستہ تمام مقامات دیکھے ہیں ۔مؤلف کی جان کاری و محنت کا اندازہ لگایا؛ مؤلف نے یہ رسالہ تالیف کر کے دونوں مکتبہ فکر کے عقائد کا ایسی کتاب سے فیصلہ کروایا جو کتاب مسلم ہے جسکی صحت پر کوئی کلام نہیں ۔

فریقین کے عقائد کو بخاری شریف کی احادیث پر پرکھا گیا ہے تاکہ دیکھا جاسکے کہ فریقین میں سے کس کے عقائد بخاری شریف کے مطابق ہیں اور کس کے خلاف؟ تاکہ امت دھوکہ بازی سے بچ سکے ؛اچھا خاصہ کام کیا ہے مؤلف نے ۔

اللہ تعالی انکی اس محنت کو درگاہ عالیہ میں قبول فرمائے ۔

امتیاز حنفی

تقریظ

مناظر اسلام قاطع شرک وبدعت فاتح مناظرہ مٹیاری

محقق العصر حضرت مولانا مفتی **نجیب اللہ عمر** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

باسمہ تعالیٰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد۔

ہندوستان کی سرزمین سے جنم لینے والے ایک جدید فتنے (جسے بریلویت اور رضاخانیت کہا جاتا ہے) کی سب سے بڑی بدبختی اور بدنصیبی ہے کہ یہ فتنہ امت مسلمہ کو دھوکہ دینے کے لئے ہمیشہ بزرگوں کا غلط سہارا لیتا ہے؛اسکی پوری کوشش ہوتی ہے کہ متقدمین ومتاخرین علماء،فقہا،مفسرین ومحدثین کو اپنی جانب کشید کیا جاسکے؛ تاکہ عوام الناس کے عقیدے پر ان رضاخانیوں کے لئے حملہ کرنے میں آسانی ہو؛ کبھی لکھتے ہیں کہ خاک بدہنش صحابہ کرامؓ کے عقائد ان سے ملتے جلتے ہیں تو کبھی امام اعظم ابوحنیفہؒ تو کبھی صوفیاء کے پیر ،پیراں شیخ جیلانی تو کبھی کسی اور بزرگ پر یہ الزام تراشی کرتے ہیں کہ معاذ اللہ انکے عقائد ان اہل بدعات جیسے تھے،بریلوی مولوی فیض احمد اویسی نے تو صحابہ کرامؓ کو اپنی طرف کھینچنے میں یہاں تک بدبختی کا مظاہرہ کیا کہ ایک کتاب لکھ دی "بدعاتِ صحابہ" گویا پڑھنے والا یہ غلط تاثر قائم کرلے کہ بدعات کی ایجاد میں بریلوی تنہا نہیں،نعوذباللہ اتنا بڑا ظلم کرنے سے بھی اس ظالم طبقہ کو حیاء نہ آئی۔

زیر نظر رسالہ عزیزم حافظ محمد عدنان فاروقی صاحب کا بھی رضاخانیت کی اس جیسی ایک بدقماشی کا جواب ہے،جسمیں موصوف نے بریلویت کی جانب سے امام بخاریؒ پر ایک الزام کا جواب دیا ہے،بریلویت کی جانب سے امام بخاری پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ وہ بھی اہل بدعات جیسے عقائد کے حامل تھے،عزیزم حافظ عدنان نے اسکا بھرپور جواب دیا ہے۔

اس رسالہ کو بندہ نے بعض چنیدہ مقامات سے پڑھا ماشاء اللہ بہت عمدہ پایا،دعا ہے کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

از۔نجیب اللہ عمر

دعائیہ کلمات

استاذالقراء خطیب دلپذیر

حضرت مولانا قاری محمد زاہد محمود قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(نائب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتا ہوں پیارے بھائی خیر وعافیت سے ہوں گے آپ کے اہل خانہ بھی ٹھیک ہوں گے؛ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عمر میں بیشمار برکتیں عطاء فرمائیں۔ اللّٰھم زد فزد

آپ کی یہ کتاب دیکھ کر ماشاء اللہ بہت ہی زیادہ دلی طور سے مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے مشرکوں کا ایک جواب نکالا ہے وہ بھی بخاری شریف سے اور مدلل گفتگو ہیں مختصر رسالہ میں بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

اور ہمارے اکابرین کو اللہ تعالیٰ نے وہ صلاحیت دی تھی جو الحمدللہ ہر باطل کا ڈٹ کے مقابلہ کیا کرتے تھے ہم فرزندان دیوبند ہیں ہم بھی ان شاء اللہ العزیز ہر میدان میں ہر باطل کا مقابلہ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، (جاء الحق وزھق الباطل) جب حق آجائے تو باطل بھاگ جایا کرتا ہے۔

مجھے بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایان شان جزاء خیر عطاء فرمائیں اور آپ کے قلم میں برکتیں عطاء فرمائیں۔

از: محمد زاہد محمود قاسمی

تقریظ

استاذی شیخ النحو حضرت مولانا مفتی سنان احمد صاحب حفظہ اللہ

(مدرس وخطیب ومفتی شعبہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ امدادیہ سبزل روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد:

برخوردار عزیزی محمد عدنان فاروقی میرے قابل اعتماد تلامذہ میں سے ہیں جو کافی عرصہ سے جامعہ اشرفیہ میں زیر تعلیم ہیں اور بندہ انتہائی قریب سے ان کو جانتا ہے کہ موصوف کا تعلق بلوچستان کے پسماندہ علاقے میں انتہائی علمی گھرانے سے ہے۔

ان کا مختصر رسالہ "چار مسائل اور امام بخاری" کے نام سے جب بندے کے سامنے آیا تو میں حیران ہوا کہ زمانۂ طالب علمی اور وہ بھی درجہ اولیٰ کے زمانہ میں عزیزم نے اتنے جسارت اور انتہائی بڑے موضوع پر قلم اٹھا کر اپنے علمی کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔

اور جب مختصر رسالہ کا مختصر مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ موصوف نے کسی دوسرے مسلک کے جواب میں یہ رسالہ مرتب کیا ہے جس میں انہوں نے ان کے مسلک اور اپنے مسلک کے ساتھ میں امام بخاریؒ کے عقیدے کو انتہائی احسن اور بے غبار انداز میں ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے، جو انتہائی قابل تحسین اور قابل حوصلہ افزاء عمل ہے۔

اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ موصوف کے اس رسالہ کو اپنے بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے لوگوں کے خیر کا ذریعہ بنائے اور موصوف کے اس علمی سلسلہ کو مزید دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو بندہ: سنان احمد

1441/6/24ھ مطابق 19/2/2020ء

تقریظ

مناظر اسلام فاتح بریلویت حضرت مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب مدظلہ العالی

(خطیب مرکزی مسجد سجان گڑھ، راجستھان)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاء اللہ بہترین لکھا ہے، سب سے عمدہ خوبی یہ کہ اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، تاکہ عام قاری آسانی کے ساتھ مطالعہ کرلے۔ فجزاک اللہ احسن الجزاء

عبدالاحد قاسمی

تقریظ

مناظر اہلسنت حضرت مولانا مفتی **محمد عمیر قاسمی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مدرس جامعہ سبحانیہ گرین پارک کالونی اندور، ہندوستان)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

میں نے یہ کتاب سرسری طور پر پڑھی جس کو مؤلف نے کسی بریلوی کے رسالہ کے جواب میں لکھا ہے، اور چار بنیادی مسائل میں امام بخاریؒ کا مسلک واضح کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی کو قبول فرمائیں، آمین۔

از عمیر قاسمی

تقریظ

ترجمان ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری صاحب

دامت برکاتہم

(ناظم دارالافتاء مکتبہ محمودیہ تلنگانہ، ہندوستان)

حامداو مصلیاً امابعد:

محترم حافظ عدنان فاروقی نے چار مسائل نامی کتابچہ کا مسودہ بھیجا، میں نے اس کتاب کا بالاستیعاب سطر بہ سطر حرف بہ حرف مطالعہ کیا، مؤلف مکرم نے فرقہ بریلویہ کے اہم اختلافی عقائد اربعہ سے متعلق بڑی عمدہ تحقیق و تدقیق کے ساتھ ساتھ ان چار بنیادی مسائل میں امام بخاری ؒ کے مسلک کو وکیلانہ انداز میں خوب واضح کرتے ہوئے مختصر رسالہ تصنیف کیا ہے۔

اللہ تعالی مؤلف کی اس سعی کو قبول فرمائیں۔آمین

از خواجہ شریف مظاہری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دیباچہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَ الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ اَمَّا بَعۡدُ:

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں ایک عظیم پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا؛ جیسا کہ ہر دور میں حق و باطل کا معرکہ رہا ہے، اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ حق کو کامیابی سے نوازا ہے، پھر اہلِ باطل اہلِ حق کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کئے ہیں، الحمد للہ اِس دور میں حق پر علماء دیو بند ہی ہیں، جو حسبِ معمول باطل فرقوں کو ہمیشہ شکست دی ہے، انہی باطل فرقوں میں ایک باطل فرقہ "بریلویت" کا ہے، جن کا محبوب مشغلہ صرف اور صرف علمائے حق کے خلاف بھونکنا ہے۔

چنانچہ چند عرصہ قبل فقیر اپنی مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ میں ایک طالب علم کے ساتھ ایک کتاب مسمیٰ "عقیدۃ سیدنا امام بخاری" دیکھی، جو ایک بریلوی نے لکھی تھی، اور اُس میں انھوں نے اپنے تمام شرکیہ عقائد امام بخاری کی طرف منسوب کی ہے، اس لئے سوچا کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ واقعی امام بخاریؒ کے یہی عقائد تھے جو موصوف نے اُن کی طرف منسوب کئے ہیں، چنانچہ فقیر نے یہی سوچ مدّنظر رکھ کر چار بنیادی مسائل میں امام بخاریؒ کا مسلک بیان کیا ہے، امید ہے قارئین کے لئے سودمند ہوگا اور فقیر کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد کریں گے۔

احقر الناس محمد عدنان فاروقی غَفَرَ اللّٰہُ وَلِوَالِدَیۡہِ

یوم الخمیس ۳/صفر ۱۴۴۱ھ ۳/اکتوبر ۲۰۱۹ء

التماس

کسی بڑے سے بڑے ماہر سے غلطی ہوسکتی ہے، میں تو اِس میدان میں محض ایک طالب علم کی حیثیت رکھتا ہوں، اور ”الانسان مرکب من الخطاء والنسیان“ کا مقتضی بھی یہی ہے، اور دوسری طرف معصومیت کی ذات بھی صرف انبیاء کی ہے، اس لئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ بعد از انبیاء ہر انسان سے غلطی ہوسکتی ہے، بریں بناء جہاں بھی کوئی غلطی نظر آئے قارئین سے گذارش ہے کہ خط وکتابت کے ذریعہ میری رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حالات امام بخاریؒ

نام ونسب:

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بَر دِزبہ۔ بَر دِزبہ مجوسی تھے، اور اسی مجوسیت پر ان کا انتقال ہوا، ان کے صاحبزادے مغیرہ پہلے شخص ہیں، جو امیر بخارا ایمان جعفی کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوئے۔

پیدائش اور ابتدائی حالات:

امام بخاریؒ ۱۳/ شوال نماز جمعہ کے بعد ۱۹۴ھ میں بخارا ہی میں پیدا ہوئے، بچپن میں نابینا تھے، لیکن والدہ کی دعا کی برکت سے آنکھیں روشن ہوگئیں؛ امام صاحب کے والد اسماعیل کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا، اور انھوں نے اپنی والدہ کے آغوش شفقت میں نشو ونما پائی۔ ۱۶/ سال کی عمر میں امام موصوف نے عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع کی کتابوں کو حفظ کرلیا تھا؛ پھر اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کے لیے گئے، بھائی تو بخارا واپس آگئے، اور امام صاحبؒ نے حج سے فراغت کے بعد دو سال مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر اٹھارہ سال کی عمر میں مدینہ منورہ کا رخ کیا؛ اور وہاں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس چاندنی راتوں میں "قضایا الصحابۃ والتابعین" اور "التاریخ الکبیر" تصنیف کی۔ (مقدمہ فتح الباری لابن حجر)

اساتذہ وشیوخ:

امام بخاریؒ کے اساتذہ اور شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے؛ ان کا خود بیان ہے: "میں نے ایک ہزار اسّی آدمیوں سے حدیثیں لکھیں؛ ان میں سب کے سب محدث تھے"۔ (مقدمہ فتح الباری) لیکن یہ مسلّم ہے کہ ان جو اسحق بن راہویہ اور علی بن المدینی سے زیادہ فیض پہونچا تھا، حافظ ابن حجر نے ان کے شیوخ کے پانچ طبقات قائم کیے ہیں:۔

(۱) تبع تابعین، مثلاً محمد عبداللہ الانصاری، ابو عاصم النبیل۔

(۲) تبع تابعین کے علاوہ وہ معاصر جنھوں نے کسی ثقہ تابعی سے حدیث کی روایت نہیں کی؛ جیسے آدم بن ایاس۔

(۳) امام صاحبؒ کے اساتذہ کا یہ درمیانی طبقہ ہے، اس میں ان لوگوں کا شمار ہے جن کو کبار تبع تابعین سے اخذ حدیث کا موقع ملا؛ جیسے قتیبہ بن سعید، احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ۔

(۴) معاصری اور ہمعصر رفقاء؛ جیسے محمد بن یحیٰ دیلمی، ابو حاتم رازی۔

(۵) وہ معاصرین جو امام صاحب کے تلامذہ کے صف کے تھے؛ لیکن ان سے بھی بعض مرتبہ انھوں نے روایت کی ہے؛ جیسے عبداللہ بن حماد آملی وغیرہ۔

تلامذہ:

امام صاحبؒ کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ بھی نہایت وسیع تھا؛ فریری لکھتے ہیں کہ: امام بخاریؒ سے براہ راست نوّے ہزار آدمیوں نے جامع صحیح کو سنا تھا۔ امام بخاریؒ کا حلقۂ درس نہایت وسیع تھا، دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے آدمی اس میں شریک ہوتے تھے، ان کی مجلس درس کبھی مسجد میں اور کبھی ان کے مکان میں منعقد ہوتی تھی، ان کے شاگردوں میں بڑے پایہ کے علماء محدثین تھے؛ مثلاً حافظ ابو عیسیٰ ترمذیؒ، ابو عبدالرحمن نسائیؒ، مسلم بن حجاجؒ وغیرہ جو حدیث کے ارکان ستہ کے جلیل القدر رکن ہیں؛ ابوزرعہ، ابو حاتم، ابن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابو عبداللہ الفریری وغیرہم بھی امام صاحبؒ کے تلامذہ میں ہیں، جو آگے چل کر خود بڑے پایہ کے محدث ہوئے، اور ہزاروں لوگوں کو نفع پہونچایا۔

وفات:

رمضان المبارک کا مہینہ گذرنے کے بعد شوال میں سمرقند جارہے تھے کہ راستہ میں دفعتاً پیامِ اجل آگیا؛ اور ۲۵۶ھ میں باسٹھ سال کی عمر میں حدیث رسولؐ کا یہ آفتاب تاباں غروب ہوگیا۔

امام بخاریؒ کا مسلک:

امام صاحب کے مسلک کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے؛ تقی الدین سبکیؒ نے الطبقات الشافعیہ میں اور نواب صدیق حسن خاں صاحب نے ابجد العلوم میں ان کو شافعی لکھا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے نزدیک امام بخاریؒ کے مباحث فقہیہ کا غالب حصہ امام شافعیؒ کے مسلک سے ماخوذ ہے۔(فتح الباری) علامہ ابن قیمؒ کی تحقیق میں امام موصوف حنبلی تھے۔(اعلام الموقعین جلد ا ص:۲۲۶) علامہ طاہر جزائریؒ کی نظر میں مجتہد مطلق ہیں۔(توجیہ النظر ص ۱۸۵) اور صحیح بات یہی ہے، جو علامہ جزائریؒ نے کی ہے۔

تصنیفات:

امام صاحبؒ نے متعدد تصانیف یادگار چھوڑیں۔ان کی مجمل فہرست یہ ہے:۔

(۱) الجامع الصحیح البخاری

(۲) الادب المفرد

(۳) التاریخ الکبیر

(۴) التاریخ الاوسط

(۵) التاریخ الصغیر

(۶) خلق افعال العباد

(۷) جزء رفع الیدین

(۸) قرآۃ خلف الامام

(۹) برالوالدین

(۱۰) کتاب الضعفاء

(۱۱) الجامع الکبیر

(۱۲) التفسیر الکبیر

(۱۳) کتاب الاشربہ

(۱۴) کتاب الھیئۃ

(۱۵) کتاب المبسوط

(۱۶) کتاب الکنی

(۱۷) کتاب العلل

(۱۸) کتاب الفوائد

(۱۹) کتاب المناقب

(۲۰) اسامی الصحابۃ

(۲۱) کتاب الوحدان

(۲۲) قضایا الصحابۃ

{مسئلۂ علم غیب اور امام بخاریؒ}

قبل اس کے کہ ہم امام بخاریؒ کے اقوال پیش کریں، فریقین کے دعوی وعقیدہ پیش کر دیں، تا کہ آسانی کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ فریقین کا عقیدہ کیا ہے؟ اور امام بخاریؒ کا عقیدہ کیا ہے؟

بریلوی حضرات کا عقیدہ:

بانی بریلویت مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:۔

"نبی کریم ﷺ کو تمام جزئی وکلی ولم حاصل ہو گئے، اور سب کا احاطہ فرمالیا" (الدولۃ المکیۃ)

ایک دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"لوح وقلم کا علم جس میں تمام ماکان و مایکون ہے، حضور کے علوم کا ایک ٹکڑا ہے۔" (خالص الاعتقاد،ص:۳۸)

مولوی حشمت علی رضوی لکھتے ہیں:۔

"بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو علمِ غیب عطا فرمایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا انہیں شاہد بنایا، دریاؤں کا کوئی قطرہ، ریگستانوں کا کوئی ذرّہ، پہاڑوں کا کوئی ریزہ، سبزہ زاروں کا کوئی پتہ ایسا نہیں جو حضور مطلع علی الغیوب عالم ماکان و مایکون ﷺ کے علمِ اقدس میں نہ آیا" (فتاوی حشمتیہ ،ص:۹۹ طبع تنظیم اہلسنت پاکستان)

بریلوی ملک العلماء مولوی محمد ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں:

"بیشک رب العزۃ جل وعلا نے اپنے حبیب ومحبوب، طالب ومطلوب، عالم غیوب محمد رسول ﷺ کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا، شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انھیں دکھایا، اشیائے ماکان ومایکون سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا ملکوت السمٰوٰت والارض سے ہر صغیر وکبیر، ہر رطب ویابس سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا۔" (فتاوی ملک العلماء ص/ ۲۹۶ طبع شبیر

برادرز لاہور)

بریلوی حکیم الامت مولوی احمد یار خاں نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

"تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کئے جاویں وہ بھی نگاہِ مصطفے علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عبداللہ کے والد حذیفہ کو بتایا۔۔۔کون کیسا مرے گا؟ کہاں مرے گا؟ کس حال میں مرے گا؟ کافر یا مؤمن؟ عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ یہ بھی میرے حضور ﷺ پر مخفی نہیں؛ غرضیکہ ذرّہ اور قطرہ قطرہ علم میں ہے۔" (جاء الحق ص/ ۲۷، مطبوعہ نعیمی کتبخانہ گجرات)

مولوی ظفر عطار بریلوی لکھتے ہیں:

"ہمارا مسلک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو روز اول سے روز آخر تک علم دیا، اور تمام علوم مندرجہ، لوح محفوظ نیز اپنی ذات وصفات کی معرفت سے متعلق بہت اور بے شمار علوم عطا فرمائے، جمیع جزیات خمسہ کا علم دیا؛ جس میں خاص وقت قیامت کا علم بھی شامل ہے، احوال جمیع مخلوقات تمام ما کان وما یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا) کا علم عطا فرمایا۔" (حق پر کون ص/ ۱۵۶، مطبوعہ راولپنڈی)

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ:

مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

"عالم الغیب ہونا حقیقت خاصہ باری تعالیٰ کی ہے، کسی کو اس میں شریک نہ کرنا چاہئے۔" (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱۸ / ۲۵۲، م دارالاشاعت کراچی)

ایک دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"عالم الغیب ہونا حق تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، اس میں کسی کو اللہ کا شریک بنانا نہ چاہئے، باقی جو علم مغیبات کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور رسول اکرم ﷺ کو دیا ہے، وہ ان کو حاصل ہے، بس عقیدہ اس قدر رکھنا چاہئے، اس سے زیادہ اس میں کچھ عقیدہ رکھنا نہ چاہئے۔" (ایضاً ص/ ۲۵۴)

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب داں نہیں" (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج/۱ص/۱۶۴، اضافہ شدہ ایڈیشن)

مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں:

(۱) علمِ غیب از: قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ (۲) مسئلہ علم غیب از: حضرت گنگوہیؒ (۳) ازالۃ الریب عن مسئلۃ علم غیب از: امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ (۴) مناظرہ علم غیب مابین حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ وحشمت علی خان بریلوی (۵) جواہر التوحید از: حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ (۶) اظہار العیب فی کتاب اثبات علم الغیب از: امام اہلسنت شیخ صفدرؒ (۷) ملا علی قاریؒ اور علم غیب از: امام اہلسنت (۸) بوارق الغیب از: مولانا منظور احمد نعمانیؒ (۹) علمائے دیوبند کے عقائد ونظریات از: مولانا توحید عالم قاسمی۔

قارئین کرام! بریلوی حضرات کا عقیدہ بھی آپ نے پڑھ لیا اور علماء اہلسنت دیوبند کا بھی۔ اب ہم ان پر بلا تبصرہ امام بخاریؒ کا عقیدہ مع تشریح کے پیش کریں گے؛ فیصلہ آپ خود کریں کہ امام بخاریؒ کا عقیدہ کس کے عقیدے کے مطابق ہے؟

عقیدۂ امام بخاریؒ:

(۱) عن ام سلمة قالت سمع النبیﷺ جلبة خصام عند بابه فخرج علیهم فقال انما انا بشر وانه یأتینی الخصم فلعلّ بعضا ان یکون ابلغ من بعض اقضی له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیأخذها او لیدعها۔ (بخاری شریف ج/۲ ص/۱۰۵۶، مطبوعه افغانستان)

ترجمہ: حضرت امّ سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی، اور ان کی طرف نکلے، پھر ان سے فرمایا: میں تمہارے ہی جیسا

انسان ہوں، میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں، ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو، اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس حق کا فیصلہ کر دوں، اور یہ سمجھوں کہ میں نے فیصلہ صحیح کیا ہے؛ (حالانکہ وہ صحیح نہ ہو) تو جس کے لئے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلا شبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ جناب نبی کریم ﷺ تمام غیوب اور جمیع ما کان و ما یکون (جو بریلوی حضرات کہتے ہیں) کے عالم نہ تھے، اور نہ آپ کے منصب میں یہ بات داخل تھی کہ آپ امور باطنہ کو بھی جانتے، ورنہ اس کا مطلقاً احتمال ہی نہ ہوتا کہ آپ کسی فریق کی چرب لسانی کی وجہ سے جھوٹے کو سچا سمجھ لیتے، اور عمداً اور دیدہ و دانستہ دوسرے مسلمان کا حق اس کو دلوا دیتے۔ اس سے آفتاب نیم روز کی طرح یہ بات آشکارہ ہو جاتی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ظاہری امور اور قرائن و دلائل اور شواہد کے مکلف اور پابند تھے، باطنی امور اور حقیقت حال اور نفس الامر پر اطلاع پانا آپ کے خواص اور لوازم میں شامل نہ تھا۔

حضرت امام شافعیؒ (المتوفیٰ ۲۰۴ ؁ھ) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"فبھذا نقول وفی ھذاالبیان الذی لا اشکال معه بحمدالله تعالیٰ و نعمته علیٰ عالم فنقول ولی السرائر فالحلال و الحرام علی ما یعلمه الله تبارک وتعالیٰ الحکم علیٰ ظاھر الامر وافق ذالک السرائر و خالفھا"۔ (کتاب الام ج۷ ص/۳۷، بحوالہ ازالۃ الریب)

ترجمہ: ہم اس کے قائل ہیں اور اس کے اندر ایسا واضح بیان ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ واحسانہ کسی عالم پر باعث اشکال نہیں ہوسکتا، سو ہم کہتے ہیں کہ رازوں اور بھیدوں کا جاننے والا تو صرف اللہ ہی ہے، (حقیقتاً) حلال وحرام تو فقط اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، حاکم کا فیصلہ تو ظاہر پر ہی محمول ہے، یہ اندرونی بھیدوں رازوں کے موافق ہو یا مخالف۔

حضرت امام شافعیؒ کی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ جناب نبی کریم ﷺ تمام غیوب اور جمیع ما کان وما یکون کے عالم نہ تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

"اتیٰ به ردا من زعم ان من کان رسولاً فانه یعلم کل غیب۔" (فتح الباری ،ج ۱۳ ص/ ۱۵۱)

انما انا بشر کا جملہ خاص طور پر ان لوگوں کے باطل خیال کی تردید کے لئے حضرت نے ارشاد فرمایا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول کو کُل غیب کا علم ہوتا ہے۔

حافظ الدنیاؒ نے اس عقیدے کو باطل کہا جو حضور ﷺ کے لئے کلی علم غیب کے قائل ہیں۔غور فرمائیں جو عقیدہ بریلویوں نے پیش کیا ہے بعینہ اسی کا نام لے کر ابن حجرؒ اسی کو باطل قرار دے رہے ہیں۔

علامہ بدرالدین العینی الحنفیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

"انما انا بشر یعنی کواحد منکم ولا اعلم الغیب وبواطن الامور کما هو مقتضی الحالة البشریة وانا احکم بالظاهر۔" (عمدة القاری ج ۱۱ ص/ ۲۷۱)

میں تو تمہاری طرح ایک بشر ہو، اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا، اور تمہارے معاملات کے اندرونی احوال کو میں نہیں جانتا، جیسا کہ بشریت کا تقاضہ ہے، اور میں تو صرف ظاہری حال پر ہی فیصلہ دیتا ہوں۔

کس طرح واضح الفاظ میں علم غیب کی نفی کر رہے ہیں علامہ عینیؒ؛ اور اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوئی کہ حضور ﷺ جمیع ما کان وما یکون کا علم نہیں جانتے تھے۔

مزید جن اکابر امت نے اس حدیث کی شرح میں آپؐ کی کلی علم غیب اور ما کان و ما یکون کی نفی کی ہیں خوف طوالت سے صرف ان کے نام پیش کئے جاتے ہیں ملاحظہ

فرمائیں:

(امام قسطلانیؒ نے ارشاد الساری، ج۱۰ ص/ ۲۰۴ میں، علامہ علی بن احمد العزیزیؒ نے السراج لمنیر، ج۲ص/ ۴۳۳ میں، علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی الحنفیؒ المتوفی ۱۰۶۹ھ نے نسیم الریاض ج، ۴ص/ ۲۶۱ میں)

(۲) بخاری شریف میں ایک طویل روایت موجود ہے، حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا، قیامت کے بارے میں آپ سے جو سوال کیا اور آپؐ نے کیا جواب دیا آگے بخاری شریف کی عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"قال: متی الساعة؟ قال: ما المسئول منها باعلم من السائل و ساخبرک عن أشراطها اذا ولدت الامة ربّها و اذا تطاول رعاه الابل البهم فی البنیان فی خمس لا یعلمهن الا الله ثم تلا النبی ﷺ إن الله عنده علم الساعة۔۔۔ الأية۔ ثم ادبر فقال: ردوه فلم یروی شیئا فقال: هذا جبرئیل جاء یعلم الناس دینهم۔" (بخاری شریف ج۔ ۱، ص/ ۱۲)

ترجمہ: (سوال کرنے والے نے) پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا، (البتہ) میں تمہیں قیامت کی علامتیں بتادوں گا، جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں، (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) اُن پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی اِن اللہ عندہ علم الساعۃ اس کے بعد وہ شخص لوٹنے لگا، تو آپ نے فرمایا اسے واپس لاؤ! مگر وہ نظر نہیں آیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے، جو

لوگوں کو ان کا دین سکھلانے آئے تھے۔

اس عبارت سے یہ بات اظہر من الشمس ہوئی کہ قیامت کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، خود نبی کریم ﷺ بھی یہی فرما رہے ہیں کہ قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، اگر آپ ﷺ کو قیامت کا علم ہوتا آپؐ فرما دیتے؛ لیکن آپ ﷺ صرف قیامت کی چند نشانیاں بتلائیں۔

(۳) عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال انی لا تقلب الی اھلی فاجد التمرۃ ساقطۃ علی فراشی فادفعھا لاکلھا ثم اخشیٰ ان تکون صدقۃ فالقیھا۔" (بخاری شریف ج/۱ ص/۳۲۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے، میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں، لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپؐ کو جمیع ما کان و ما یکون کا علم حاصل نہ تھا؛ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپؐ کو یہ معلوم ہوتا کہ اُفتادہ کھجور صدقہ کی ہے یا نہیں؟ اور اس بارے میں آپؐ کو ہرگز کوئی تردد نہ ہوتا، اور نہ آپؐ اس طرح بے قراری اور بے چینی میں رات بسر کرتے؛ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ حاضر و ناظر بھی نہ تھے، ورنہ آپؐ کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ کھجور تو میرے دیکھتے دیکھتے فلاں شخص سے فلاں وقت گری ہے۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"من حدثک انہ یعلم الغیب فقد کذب و ھو یقول لا یعلم الغیب الا اللہ۔" (بخاری شریف، ج ۲ ص/۱۰۹۸)

ترجمہ: جو شخص تیرے سامنے بیان کرے کہ آنحضرت ﷺ غیب جانتے ہیں تو وہ یقینا جھوٹا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

الحمد للہ علماء اہلسنت دیوبند کا عمل حضرت عائشہؓ کے اسی قول پر ہے۔

{مسئلۂ حاضر و ناظر اور امام بخاریؒ}

بریلویوں کا عقیدہ:

مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کی روح کریم تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔"
(خالص الاعتقاد ص:۴۰)

مولوی حشمت علی خاں بریلوی لکھتے ہیں:

"حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کے رب قدیر شہید و بصیر علیم و خبیر جل جلالہ نے بیشک حاضر و ناظر بنایا۔" (فتاوی حشمتیہ ص:۹۲ ناشر تنظیم اہلسنت پاکستان)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"اسی طرح اس کی عطا سے اس کا محبوب ﷺ ہر ہر ایماندار کے ساتھ اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔" (ایضاً ص:۸۶)

مولوی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

"حضور علیہ السلام کی نگاہ پاک ہر وقت عالم کے ذرّہ ذرّہ پر ہے، اور نماز، تلاوت، قرآن، محفل میلاد شریف اور نعت خوانی کی مجالس میں، اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم مبارک سے تشریف فرما ہوتے ہیں۔" (جاء الحق ص:۱۵۵ نعیمی کتبخانہ گجرات)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"نبی علیہ السلام ہر مسلمان کے پاس ہیں اور مسلمان تو عالم میں ہر جگہ ہیں، تو حضور علیہ السلام بھی ہر جگہ موجود ہیں۔" (ایضاً ص:۱۴۰)

مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

"ہمارا عقیدہ اس مسئلہ میں وہی ہے جو ہمارے اسلاف کا ہے کہ حضور پرُنور سرور عالم ﷺ

عالم کائنات کے ہر ہر ذرّہ میں ہر وقت حاضر و ناظر ہیں۔" (صحابہ کا عقیدہ حاضر و ناظر ص:۷، مطبوعہ بھاولپور)

مولوی ظفر عطاری بریلوی لکھتے ہیں:

"حضور نبی کریم ﷺ بعطائے الٰہی اپنی نورانیت، روحانیت اور علمیت کے لحاظ سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اور جب چاہیں، جس وقت چاہیں، جہاں چاہیں اپنے جسد انور کے ساتھ کسی بھی مقام پر تشریف لا سکتے ہیں۔" (حق پر کون؟ ص: ۴۷، مطبوعہ راولپنڈی)

فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ:

"حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔" (فتاویٰ بریلی شریف، ص: ۱۳۳ مطبوعہ لاہور)

ان جملہ عبارات سے ثابت ہوا کہ بریلوی حضور اکرم ﷺ کو ہر جگہ، ہر وقت اور ہر ہر ذرّہ میں حاضر و ناظر مانتے ہیں۔

علماء اہلسنت والجماعت دیوبند کا عقیدہ:

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے؛ اس کے علاوہ کسی کی یہ صفت نہیں ہوسکتی۔" (ملاحظہ ہو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۱۸، ص: ۱۱۷، خیر الفتاویٰ ج ۱، ص: ۱۶۱، علماء دیوبند کے عقائد و نظریات، ص: ۶۵)

عقیدہ امام بخاریؒ:

(۱) غزوۂ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہار ضائع ہوگیا "فاقام رسول اللہ ﷺ علی التماسہ۔" (صحیح بخاری شریف، ج ۲، ص: ۶۶۳) تو جناب رسول اللہ ﷺ ہار تلاش کرنے کے لئے رک گئے، اور آنحضرت ﷺ کے جملہ شریکِ سفر حضرات صحابۂ کرام بھی اس کو تلاش کرتے رہے، مگر پوری توجہ مبذول کرنے کے بعد بھی وہ ہار نہ مل سکا، تھک ہار کر جب کوچ کرنے کا اعلان کر دیا تو وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہ صدیقہؓ سوار تھیں اس کو اٹھایا گیا تو ہار اس کے نیچے پڑا ہوا تھا؛ اگر جناب رسول اکرم ﷺ اور حضرات صحابہ

کرام حاضر وناظر ہوتے یا عالم الغیب ہوتے تو ہار ضرور نظر آجاتا۔

(۲) بخاری شریف میں یہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عاصم بن ثابتؓ کی سرکردگی میں ۹/ صحابی بطور جاسوس مشرکین کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کئے، جب یہ حضرات مقام ہدہ میں (جو مکہ مکرمہ اور عسفان کے درمیان تھا) پہونچے تو قبیلہ بنولحیان نے ان کو گھیر لیا، آٹھ صحابہ کو تو اسی جگہ شہید کر دیا، جن میں حضرت عاصم بن ثابتؓ سالارِ قافلہ بھی تھے، اور دو کو گرفتار کر کے مکہ مکرمہ لے گئے؛ کچھ دنوں کے بعد ان کو بھی تختہ دار پر لٹکا دیا؛ حضرت عاصمؓ نے شہادت کے وقت یہ پُر درد الفاظ کہے: "اللھم اخبر عنا نبیک" (بخاری شریف ج/ ۲ ص/ ۵۶۸) اے اللہ! ہمارے حالات سے اپنے نبی کریم ﷺ کو مطلع فرمادے!، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور اسی وقت آنحضرت ﷺ کو مطلع کر دیا۔

اگر آنحضرت ﷺ حاضر وناظر اور عالم الغیب ہوتے تو ان حضرات صحابہؓ کو جاسوسی کے لئے آپ ﷺ نے کیوں بھیجا؟ خود ہی مدینہ منورہ میں دشمن کے حالات بیان فرمادیتے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے مطلع کرنے سے ہی آپ کو اطلاع ہوسکتی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ آپ ﷺ دور سے سنتے ہیں، ورنہ حضرت عاصمؓ آپ ﷺ ہی کو ندا کرتے؛ لیکن انھوں نے اللہ تعالیٰ کو ندا کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دور سے سننا یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔

{مسئلۂ مختارِ کل اور امام بخاریؒ}

بریلویوں کا عقیدہ:

مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں:

"آپؐ خلیفۂ اعظم اور زمین و آسمان میں تصرف فرماتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج،۴ ص:۱۵۵)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضورؐ کے اختیار میں ہیں۔" (الامن والعلیٰ ص:۱۹۰، مسلم کتابوی لاہور)

نیز لکھتے ہیں:

"احکام شریعت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں، جو چاہیں ناجائز فرما دیں۔" (ایضاً ص/ ۲۱۵)

بریلوی حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

"سارا معاملہ حضور ہی کے ہاتھ کریمانہ میں ہے، جو چاہیں، جس کو چاہیں، اپنے رب کے حکم سے دیدیں۔" (جاء الحق ص:۱۹۵، نعیمی کتبخانہ گجرات)

ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں کہ:

"حضور علیہ السلام حرام و حلال کے مالک و مختار ہیں۔" (رسائل نعیمیہ ص:۱۲۹، رسالہ سلطنت مصطفیٰ ص:۱۷ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

نیز لکھتے ہیں کہ:

"حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ہر چیز کے مالک ہیں۔" (ایضاً ص/ ۱۳۴)

مزید لکھتے ہیں:

"حضورؐ احکام کے مالک ہیں، جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمائیں یا حرام، اور جس

کے لیے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں۔" (ایضاً ص:۱۳۹)

مولوی ظفر عطاری بریلوی لکھتے ہیں:

"ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو بے شمار احکام تفویض (سونپنا) فرمائے ہیں؛ لہٰذا آپ جس چیز کو جس کے لئے چاہیں حلال فرمادیں، اور وہی چیز دوسرے کے لئے حرام فرمادیں، جسے چاہیں جنت عطا فرمادیں، اور جسے چاہیں جہنم کی وعید سنادیں۔" (حق پر کون؟ ص:۷۸)

فتاویٰ بریلی میں ہے کہ:

"حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے خلیفۂ اعظم ہیں۔" (فتاویٰ بریلی ص:۱۴۱ طبع لاہور)

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ:

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ ہے کہ مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہیں، اور یہ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا اور مختار کل نہیں ہے۔" (ملاحظہ فرمائیں،! علماء دیوبند کے عقائد ونظریات ص:۶۸،۶۹، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱۸، ص:۲۴۲)

عقیدہ امام بخاریؒ:

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنها قالت جاء اعرابی الی النبی ﷺ فقال تقبلون الصبیان فما نقبلهم فقال النبی ﷺ او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة۔" (صحیح بخاری، ج، ۲ ص:۸۸۷)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہا: آپ لوگ بچوں سے پیار ومحبت کرتے ہیں، ہم تو ایسا نہیں کرتے، آنحضرت ﷺ

نے فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے پیار و محبت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مختار کل نہیں ہیں، ورنہ یہ نہیں فرماتے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حقوق عامۃ المسلمین (مثلاً غنیمت وغیرہ) میں خیانت کرنے سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ جس نے اونٹ، بکری، گھوڑے، کپڑے وغیرہ میں خیانت (اور چوری) کی تو یہ تمام اشیاء قیامت کے دن اس کی گردن پر ہوں گی، اور اپنی اپنی آواز ظاہر کرتی ہوں گی، اور ایسا خائن وہاں کہے گا: یا رسول اللہ اغثنی! فاقول لا املک لک شیئاً قد ابلغتک۔" (بخاری شریف، ج ۱، ص: ۴۳۲)
ترجمہ: اے اللہ کے رسول! مدد کیجئے! اور میں کہوں گا میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں، میں تجھے تبلیغ کر چکا تھا۔
اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نہ دنیا میں مختار کل تھے اور نہ ہی قیامت کے دن ہوں گے۔

{ مسئلۂ نور و بشر اور امام بخاریؒ }

بریلویوں کا عقیدہ:

مولوی احمد رضا خان حضورؐ کو اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا سمجھتے ہیں؛ ملاحظہ ہو، ان کے اشعار:

جس نے ٹکڑے کیئے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

(حدائق بخشش حصہ اول ص: ۱۴۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

بریلوی مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

"حضور سید عالمؐ اللہ کے نور ہیں، اور سارے عالم کا ظہور حضورؐ کے نور سے ہے۔" (رسائل نعیمیہ ص: ۵۱، رسالۂ نور، ص: ۳، مطبوعہ لاہور)

ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں کہ:

"حضورؐ نوری بشر ہیں، حقیقت حضورؐ کی نور ہے۔" (ایضاً ص: ۷۸)

مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

"حضورؐ نور ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے۔" رسائل اویسیہ ج، ۲، رسالہ اول ما خلق اللہ نوری: ۴۵، مطبوعہ بھاولپور)

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ:

علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بشر ہوتے ہیں، اور آپؐ ذات کے اعتبار سے بشر ہی نہیں؛ بلکہ افضل البشر اکمل البشر سید البشر ہیں، اور وصف کے لحاظ سے آپؐ نور ہی نہیں؛ بلکہ آفتابِ ہدایت اور نورِ اسلام ہیں۔" (علماء دیوبند کے عقائد ونظریات ص: ۶۲، تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین، ص: ۸۴، ۸۵ از امام اہلسنت شیخ سرفراز خاں صفدرؒ)

عقیدہ امام بخاریؒ :

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

"انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون۔" (بخاری شریف ج، ۱، ص: ۵۸)

ترجمہ: میں تو تمہارے جیسا بشر ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھولتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ بشر ہیں، اگر نور ہوتے تو بشر نہ فرماتے، اور جو کہتے ہیں کہ حضورؐ ہیں تو یہاں کیوں فرمایا انا نورٌ بلکہ انا بشرٌ فرمایا۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"ما کان الا بشرا من البشر الخ" (الادب المفرد للامام البخاری علیہ الرحمۃ)

ترجمہ: یعنی نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بشر میں سے بشر۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ بشر تھے، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

قارئین کرام! خوف طوالت سے ہم نے بطور نمونہ ہر مسئلہ پر چہار چہار یا دو دو احادیث پیش کی ہیں، ماننے والوں کے لئے یہی بہت کچھ ہیں، اور نہ ماننے والوں کے لئے پوری بخاری بھی رکھ دی جائے تو کچھ نہیں۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلْقِہٖ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ ذُرِّیّٰتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اٰمین ثم اٰمین

وانا العبد احقر الناس محمد عدنان الفاروقی غفر اللہ ولوالدیہ الحنفی مذهبا والدیوبندی مسلکا

۶/صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۶/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ